S_1996_5_426_430

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1996 ایس یو پی پی 5 ایس۔سی۔آر

ریاست کرناٹک اور دیگران

بنام۔

ایس۔ایم۔کوترایا اور دیگران

2 ستمبر 1996

کے۔راماسوامی اور جی۔بی۔پٹنائک، جسٹسز

ایڈمنسٹریٹوٹریبونلز ایکٹ،1985۔

دفعہ 21-ٹریبونل تک پہنچنے میں تاخیر-اسی طرح کے معاملات میں دی گئی راحت کے لیے وہاں وضاحت دیر سے نوٹس میں آئی-ٹریبونل نے تاخیر کو معاف کرتے ہوئے کہا-اپیل پر یہ ضروری نہیں ہے کہ اس تاخیر کے لیے وضاحت دی جائے جو دفعہ 21 کی ذیلی دفعہ (1) یا (2) میں مذکور مدت کے لیے ہوئی تھی-لیکن اس تاخیر کے لیے وضاحت دی جانی چاہیے جو مدت ختم ہونے کے بعد ہوئی تھی-ٹریبونل خود کو مطمئن کرنے کے لیے کہ آیا پیش کی گئی وضاحت مناسب وضاحت تھی-اسی طرح کے معاملات میں دی گئی راحت کے بارے میں جاننا کوئی مناسب وضاحت نہیں ہے-اس لیے ٹریبونل تاخیر کو معاف کرنے میں مکمل طور پر بلاجواز ہے۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار 1996 کے دیوانی اپیل نمبر 48 - 12037

1989 کے اے نمبر 45-4134 میں بنگلور میں کرناٹک ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے مورخہ 14.8.89 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے ایم۔ویرپا۔

جواب دہندگان کے لیے ڈی۔وی۔سہگل (اے سی)۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

تاخیر معاف کر دی گئی۔

اجازت دی گئی۔

شروع میں، ہم فاضل وکیل، شری ڈی وی سہگل کی طرف سے فراہم قابل قیمتی مدد کے لیے اپنی گہری

تعریف کا اظہار کرتے ہیں، جو ہماری درخواست پر امیکس کیوری کے طور پر پیش ہوئے کیونکہ جواب دہندگان ذاتی طور پر یا وکیل کے بذریعے پیش نہیں ہوئے۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیلیں کرناٹک ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے مشترکہ حکم سے پیدا ہوتی ہیں، جو 14 اگست 1989 کو درخواست نمبر 4134-45/89 میں دیا گیا تھا۔ تسلیم شدہ حقائق یہ ہیں کہ جواب دہندگان نے محکمہ تعلیم میں اساتذہ کے طور پر کام کرتے ہوئے سال 82-1981 کے دوران سفر کی رعایت کا فائدہ اٹھایا۔ لیکن بعد میں یہ بات سامنے آئی کہ انہوں نے ایل ٹی سی کے فائدے کو کبھی استعمال نہیں کیا بلکہ رقم نکالی اور استعمال کیا۔ نتیجتاً، وصولی سال 86-1984 میں کی گئی۔ کچھ افراد نے ٹریبونل میں درخواستیں دائر کر کے حکومت کے اس کی وصولی کے اختیار پر سوال اٹھایا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بعد اگست 1989 میں ٹریبونل نے اسی طرح کے دعووں کی اجازت دی تھی اور فیصلہ دیا تھا کہ اپیل کنندہ حکومت جواب دہندگان سے ان کی وصولی نہیں کر سکتی۔ اس کے بارے میں معلوم ہونے پر، مدعا علیہان نے اگست 1989 میں ٹریبونل کے سامنے تاخیر کو معاف کرنے کی درخواست کے ساتھ درخواست دائر کی۔ ٹریبونل نے اعتراض شدہ حکم کی وجہ سے تاخیر کو معاف کر دیا ہے۔ اس طرح یہ اپیلیں خصوصی اجازت کے ذریعے کی جاتی ہیں۔

اپیل کنندہ کے وکیل، شری ویرپا نے ایس ایس راٹھور بنام ریاست مدھیہ پردیش، (1989) 4 ایس سی سی 582، 591، پیراگراف 21، میں اس عدالت آئینی بنچ کے فیصلے پر انحصار کرتے قابل دلیل دی کہ ٹریبونل کے پاس تاخیر کو معاف کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے اگر جواب دہندگان نے کوئی وضاحت نہیں دی تھی کہ وہ چھ ماہ کے اندر درخواست کیوں دائر نہیں کر سکے اور اگر وہ ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل ایکٹ، 1985 (مختصر طور پر، "ایکٹ") کی دفعہ 21 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت چھ ماہ سے زیادہ دائر کیے گئے تھے، تو ٹریبونل کے پاس تاخیر کو معاف کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ ہمیں دلیل میں کوئی صداقت نہیں ملتی ہے۔

دفعہ 21 درج ذیل ہے:

"21. حد- (1) ٹریبونل کسی درخواست کو قبول نہیں کرے گا،-

(a) ایسی صورت میں جہاں شکایت کے سلسلے میں دفعہ 20 کی ذیلی دفعہ (2) کی شق (a) میں مذکور حتمی حکم دیا گیا ہو، جب تک کہ درخواست نہیں کی گئی ہو، اس تاریخ سے ایک سال کے اندر جس پر ایسا حتمی حکم دیا گیا ہے۔

(b) ایسی صورت میں جہاں دفعہ 20 کی ذیلی دفعہ (2) کی شق (b) میں مذکور اپیل یا نمائندگی کی گئی ہو اور اس کے بعد چھ ماہ کی مدت اس طرح کے حتمی حکم کے بغیر ختم ہو گئی ہو، مذکورہ مدت چھ ماہ کی میعاد ختم

ہونے کی تاریخ سے ایک سال کے اندر۔

(2) ذیلی دفعہ (1) میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود، جہاں۔

(a) وہ شکایت جس کے سلسلے میں درخواست کی گئی ہو، اس تاریخ سے فوراً پہلے تین سال کی مدت کے دوران کسی بھی وقت کیے گئے کسی حکم کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی جس پر ٹریبونل کا دائرہ اختیار، اختیارات اور اختیار اس ایکٹ کے تحت اس معاملے کے سلسلے میں قابل استعمال ہو جاتا ہے جس سے اس حکم کا تعلق ہے، اور

(b) کسی عدالت عالیہ کے سامنے مذکورہ تاریخ سے پہلے اس طرح کی شکایت کے ازالے کے لیے کوئی کارروائی شروع نہیں کی گئی تھی، اگر درخواست ذیلی دفعہ (1) کی شق (اے)، یا، جیسا بھی معاملہ ہو، شق (بی) میں مذکور مدت کے اندر یا مذکورہ تاریخ سے چھ ماہ کی مدت کے اندر کی جاتی ہے، جو بھی مدت بعد میں ختم ہو، تو ٹریبونل اس پر غور کرے گا۔

(3) ذیلی دفعہ (1) یا ذیلی دفعہ (2) میں کسی بھی چیز کے باوجود، ذیلی دفعہ (1) کی شق (اے) یا شق (b) میں متعین ایک سال کی مدت کے بعد یا، جیسا بھی معاملہ ہو، ذیلی دفعہ (2) میں متعین چھ ماہ کی مدت کے بعد درخواست داخل کی جا سکتی ہے، اگر درخواست گزار ٹریبونل کو مطمئن کرتا ہے کہ اس مدت کے اندر درخواست نہ دینے کی کافی وجہ ان کے پاس تھی۔

(زور دیا گیا)

مذکورہ دفعہ کا پڑھنا اس بات کی نشاندہی کرے گا کہ دفعہ 21 کی ذیلی دفعہ (1) شق (اے) اور (ب) میں شکایات کے ازالے کے لیے حد فراہم کرتی ہے اور ایک سال کی مدت کی وضاحت کرتی ہے۔ ذیلی دفعہ (2) شق (اے) اور (ب) کے تحت آنے والی شکایات کے سلسلے میں ایک سال کی حد کو بڑھاتی ہے اور ذیلی دفعہ (2) کے تحت آنے والی شکایات کے سلسلے میں چھ ماہ کی بیرونی حد فراہم کی گئی ہے۔ ذیلی دفعہ (3) میں کہا گیا ہے کہ ذیلی دفعہ (1) یا ذیلی دفعہ (2) میں کسی بھی چیز کے باوجود، اگر درخواست دہندگان ٹریبونل کو مطمئن کرتے ہیں کہ درخواست کی تاریخ سے ذیلی دفعہ (1) اور (2) میں مذکور مدت کے اندر درخواستیں نہ دینے کی ان کے پاس کافی وجہ ہے، تو ٹریبونل کو تاخیر کو معاف کرنے کا اختیار دیا گیا ہے، خود کو مطمئن کرنے پر کہ درخواست دہندگان نے اپنی شکایات کے ازالے کے لیے درخواستیں داخل کرنے میں تاخیر کی تسلی بخش وضاحت کی ہے۔ جب ذیلی دفعہ (2) نے ذیلی دفعہ (1) کی شق (اے) اور (ب) کے تحت آنے والی شکایات کے ایک سال کے اندر اور ذیلی دفعہ (2) کے تحت آنے والی شکایات کے سلسلے میں چھ ماہ کی بیرونی حد کے اندر درخواستیں دینے کا اختیار دیا ہو، تو درخواست گزار کو اس مدت کے دوران ہونے

والی تاخیر کی کوئی وضاحت دینے کی ضرورت نہیں ہے۔وہ حق کے معاملے کے طور پر اپنی شکایات کے ازالے کے لیے عدالت دائرہ اختیار کو استعمال کرنے کے حقدار ہیں۔اگر درخواستیں اس مدت سے آگے دائر کی جاتی ہیں تو درخواست دائر کرنے کی تاریخ تک ہونے والی تاخیر کی تسلی بخش وضاحت دینے کی ضرورت ہے اور پھر اس سلسلے میں ٹریبونل کے اطمینان کا سوال پیدا ہوگا۔ذیلی دفعہ (3) ایک غیر متزلزل شق سے شروع ہوتی ہے جو دفعہ 21 کی ذیلی دفعہ (2) کے اثر کو ختم کرتی ہے اور اس طرح اس تاخیر کی تسلی بخش وضاحت دینے کی ضرورت پیدا ہوتی ہے جو ذیلی دفعہ (1) اور (2) میں مقرر مدت کی میعاد ختم ہونے کے بعد ہوئی تھی۔

ایس ایس راٹھور کے معاملے (سپرا) میں آئینی بنچ کے فیصلے کا اس معاملے کے حقائق پر کوئی اطلاق نہیں ہے۔اس میں، یہ عدالت اس سوال سے متعلق تھی کہ آیا ذیلی دفعہ (3) کے تحت شامل چھ ماہ کی کل مدت کو مقدمے میں عرضی دائر کرنے میں خارج کرنا پڑا، جب اسے انتظامی ٹریبونل کے حکم کے تحت ٹریبونل میں منتقل کیا گیا تھا۔اس جانب سے آئینی بنچ نے فیصلہ دیا کہ سول کورٹ کے دائرہ اختیار کے تحت مقدمہ لمیٹیشن ایکٹ 1963 کے آرٹیکل 58 کے تحت چلتا ہے اور شکایات کے ازالے کے دعوے ایکٹ کے آرٹیکل 21 کے تحت ہوتے ہیں۔یہ سوال کہ آیا ٹریبونل کے پاس دفعہ 21 کی ذیلی دفعات (1) اور (2) میں مقرر کردہ مدت ختم ہونے کے بعد تاخیر کو معاف کرنے کا اختیار ہے، اس معاملے میں غور کے لیے پیدا نہیں ہوا۔

اس طرح غور کرتے ہوئے، ہمارا موقف ہے کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ جواب دہندگان دفعہ 21 کی ذیلی دفعہ (1) یا (2) میں مذکور مدت کے لیے ہونے والی تاخیر کی وضاحت دیں، لیکن انہیں اس تاخیر کی وضاحت دینی چاہیے جو مناسب معاملے پر لاگو مذکورہ متعلقہ مدت کی میعاد ختم ہونے کے بعد ہوئی تھی اور ٹریبونل کو خود کو مطمئن کرنے کی ضرورت ہوگی کہ آیا پیش کردہ وضاحت مناسب وضاحت تھی۔اس معاملے میں، وضاحت پیش کی گئی کہ انہیں اگست 1989 میں ٹریبونل کی طرف سے دی گئی راحت کے بارے میں معلوم ہوا اور اس کے فوراً بعد انہوں نے عرضی دائر کی۔یہ بالکل مناسب وضاحت نہیں ہے۔ذیلی دفعہ (1) اور (2) کے تحت ان سے وضاحت کرنے کی ضرورت تھی کہ وہ ذیلی دفعہ (1) یا (2) کے تحت مقرر مدت کی میعاد ختم ہونے سے پہلے اپنی شکایات کے ازالے کے علاج سے کیوں فائدہ نہیں اٹھا سکے۔یہ وضاحت نہیں دی گئی تھی۔لہذا ٹریبونل تاخیر کو معاف کرنے میں مکمل طور پر بلا جواز ہے۔

اسی کے مطابق اپیلوں کی اجازت ہے۔ٹریبونل کا حکم خارج کر دیا جاتا ہے۔اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں۔

اپیلوں کی اجازت ہے۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24